بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴۔ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھیں سخت دکھتی ہیں۔ نیز شدید نزلہ اور درد سر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ؞

آج ۶½ بجے شام کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب کی برات مالیر کوٹلہ گئی جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا امیر احمد صاحب پر مشتمل تھی۔ نیز سیّدہ ام ناصر احمد صاحب و سیّدہ ام متین صاحبہ حرمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تشریف لے گئیں ؞

جلد ۲۹	۱۶۔ ماہ نبوّت ۱۳۲۰ ہش	۲۵۔ ماہ شوال ۱۳۶۰ھ	۱۶۔ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۶۱

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ ۲۵۔ ماہ شوال ۱۳۶۰ھ

ہندوستان کے لئے خطرۂ جنگ اور جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خطبات میں پے درپے جماعت کو اس خطرہ سے مطلع فرما چکے ہیں جو جنگ کی صُورت میں ہندوستان کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ابھی خطرہ اتنا قریب نہیں پہونچا۔ کہ گھبراہٹ اور سراسیمگی کا موجب بن سکے مگر اتنا قریب ضرور آچکا ہے۔ کہ اپنی حفاظت کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق غفلت نہ اختیار کی جائے۔ اور اپنی اپنی جگہ ہمارے ہمسائے سرگرمی کے ساتھ اس میں مصروف ہیں ؞

ہندوستان پر دُشمن کے حملہ کا خطرہ دو طرف سے ہو سکتا ہے۔ ایک جنوبی ہند کی طرف اور دوسرے شمال مغربی سرحد کی طرف سے۔ اور حکومت دونوں طرف نہ صرف مقابلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ضروری سامان کر رہی ہے۔ بلکہ ان علاقوں کے لوگوں کو بھی ضروری ہدایات دے رہی ہے۔ سمندری کنارا کے بڑے بڑے شہروں کا میں دُشمن کے حملہ کی مدافعت کے لئے شہر کو خالی کرنے۔ اہم اور ضروری اشیاء کو محفوظ مقامات پر پہنچا دینے۔ ستم رسیدوں کی فوری امداد کرنے۔ اور عام انتظام قائم رکھنے کے متعلق تجربات کئے جا رہے ہیں اسی طرح صوبہ سرحد اور پنجاب میں ضروری تجربے۔ اور احتیاطیں کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی وقت خطرہ حقیقت کی صورت اختیار کرلے۔ تو ان باتوں سے جس قدر بھی ممکن ہو۔ فائدہ اٹھایا جا سکے ؞

صوبۂ سرحد کے بعض مقامات کے ہندوؤں اور سکھوں کو سرکاری طور پر یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر جنگ ہندوستان کی سرحدوں تک پہونچ گئی۔ تو ان کے لئے یہ مفید ہوگا۔ کہ وُہ عارضی طور پر پنجاب کے شہروں میں چلے جائیں۔ اس صورت میں حکومت ان کی جائدادوں کی حفاظت کی ذمہ وار ہوگی۔ اور انہیں سہولت سے شہر خالی کرنے کے لئے حکومت تمام آسانیاں بہم پہونچائے گی۔ اس قسم کے مشورہ کا نتیجہ یہ ہُوا ہے کہ پنجاب کے ہندو۔ اور سکھ نہ صرف اپنی حفاظت کے انتظامات کرنے میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں۔ بلکہ سرحدی ہندوؤں اور سکھوں کی امداد کے لئے بھی کوشاں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اس گارنٹی کی کوئی حقیقت نہیں جو گورنمنٹ سرحدی ہندوؤں اور سکھوں کی جائدادوں کی حفاظت کے لئے دے رہی ہے۔ چنانچہ اخبار "ویر بھارت" ۱۳ نومبر لکھتا ہے:۔ "ہندو اور سکھ اس گارنٹی کو کیا کریں۔ اگر حکومت ان کی جان کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ جان نہ رہی۔ تو جائداد کا کیا فائدہ۔ صرف سرکاری مشینری پر بھروسہ کرنا درست نہیں۔ غیر ملکی حملوں کی صورت میں سرکاری مشینریاں بھی ناکارہ ہو کر رہ گئیں۔ ایسے واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں"

گویا ہندوؤں اور سکھوں کی کوشش یہ ہے کہ اپنی حفاظت کے انتظامات کے سلسلہ میں حکومت کی کسی قسم کی امداد پر قطعاً بھروسہ نہ کریں۔ اور یہ نہ سمجھیں۔ کہ حکومت انہیں ایسے حالات میں کسی مصیبت اور نقصان سے بچا سکے گی۔ اور یہ بات بالکل درست ہے موجودہ زمانہ کی جنگ کے دوران میں یہ توقع کرنا کہ حکومت اپنی حفاظت کی جدوجہد کے دوران میں دوسرے جھگڑوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہو سکے گی۔ فضول ہے ؞

ان حالات میں ہندو اور سکھ کئی قسم کی تجاویز پر غور کر رہے ہیں۔ اور شرومنی اکالی دَل نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوائی حملے کی صورت میں صوبہ سرحد اور خاص کر پشاور کے اردگرد رہنے والے دس ہزار سکھوں کو وہاں سے نکالنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور انہیں پنجاب میں پناہ دی جائے گی ؞

غرض اپنے اپنے رنگ میں سب لوگ ہر ممکن انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان حالات میں جماعت احمدیہ کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور وُہ کیا کر سکتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ حفاظت کے ظاہری سازوسامان سے جماعت احمدیہ بالکل تہیدست ہے۔ پھر وُہ ہندوستان کے کونے کونے میں اس طرح پھیلی ہُوئی ہے۔ کہ سب احمدیوں کو کسی ایک جگہ اکٹھا کر لینا ممکن ہی نہیں بس اس کے لئے ہر قسم کے خطرات اور مصائب سے بچ نکلنے کی ایک ہی صُورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ خدا تعالےٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع سے التجائیں کی جائیں۔ کہ وُہ محض اپنے فضل سے جماعت کی حفاظت فرمائے اور ہر ایسی بلا سے جو کسی جماعت میں جوش و ولولہ پیدا کرنے کی بجائے اس کے حوصلے پست کر دیا کرتی ہے۔ اور آخر اس کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ محفوظ رکھے ؞

دوسروں کو اگر اپنے سازوسامان پر ناز ہے۔ اپنے جتھے پر بھروسہ ہے۔ اپنے انتظامات پر اعتماد ہے۔ تو ہو۔ ہمارا سہارا اور ہمارا تکیہ محض خدا تعالےٰ کی ذات ہے یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان ایام میں خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے۔ اور اس کے حضور خاص طور پر دعائیں کرنے کی بار بار تاکید فرما رہے ہیں۔ گزشتہ پرچہ میں ہی حضور کا جو خطبۂ جمعہ شائع ہُوا ہے اس میں فرمایا:۔

"دُعائیں کرو۔ اور اس شان سے کرو جس شان کا یہ فتنہ ہے۔ یہ نہیں۔ کہ کبھی وقت خیال آیا۔ تو دُعا کرلی۔ بلکہ اتنی توجہ۔ اور اتنے درد سے دُعائیں کرو۔ کہ تمہاری نیندیں تم پر حرام ہو جائیں۔ تم بیٹھو۔ تو اس وقت بھی۔ لیٹو تو اس وقت بھی۔ اُٹھو۔ تو اُس وقت بھی۔ غرض ہر حرکت۔ اور ہر سکون کے وقت یہ دعائیں تمہاری زبان پر جاری رہیں"

احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ؞

سال ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہیو!! خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا ساتواں سال ۳۰ ر نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ جن مخلصین کے وعدے قابل ادا ہیں۔ وہ انتہائی جد و جہد کر کے سال ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کریں ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اردو کا امتحان ۳۰ ر نبوت ۱۳۲۰ھ مطابق ۳۰ ر نومبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار ہوگا۔ تمام افراد جو امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ اچھی طرح سے نوٹ کر لیں اور پوری تیاری کے بعد امتحان میں شریک ہوں۔ رول نمبر اور ضروری ہدایات عنقریب بھجوا دی جائیں گی۔
عہدیداران جماعت براہ مہربانی امتحان میں شریک ہونے والوں کو امتحان کی تاریخ سے اطلاع دیدیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

خلافت اسلامی

از جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر

بند اوّل

خلافت مذہب اسلام میں رحمت خدا کی ہے
نہیں ظلم و ستم اسمیں نہ کوئی جبر ڈکٹیٹر
نہ جمہوریت اسمیں ہے نہ یہ پابند کثرت کی
بھلائی مشورت میں دیکھکر یہ مان لیتی ہے
خلافت سے عقیدت اور ایماں کا تعلق ہے
خلافت وحدت قومی کی ہے روح رواں بیشک
خلافت امن اور تمکین قومی کا ذریعہ ہے
گری دنیا مسلمانوں کے قدموں پر خلافت میں
نبوت باغ توحید الٰہی کا لگاتی ہے
خلافت سے بہار باغ کی بڑھتی ہے آرائش

یہ نورانی سپر ایسی ہے جو روک ہر بلا کی ہے
نہ شاہانہ تعدی اور نہ یہ حامی جفا کی ہے
یہ شاورھم یہ عامل حامل اس حکم خدا کی ہے
ہو خیر اسمیں تو خود راہبر راہ ہدیٰ کی ہے
خلیفہ کی اطاعت شرط اس عہد وفا کی ہے
یہ وحدت وہ نہیں جس میں محبت نار وا کی ہے
مٹاتی ہے جو خوف و حزن وہ رحمت خدا کی ہے
خلافت چھوڑ کر کیوں قوم اب قسمت کی شاکی ہے
خلافت ہی محافظ باغ اور اسکی فضا کی ہے
خلافت ہی سے وابستہ ہے اس گلشن کی زیبائش

بند ثانی

مسیح وقت نے بھی الوصیۃ میں یہ فرمایا
مجھے جو کام کرنا تھا وہ میں نے کر دیا پورا
مرے جانے ہی پہ ہے انحصار اب اسکی آمد کا
وصال حضرت مہدی پہ ساری قوم نے ملکر
جو ممبر انجمن کے تھے خلافت کے ہوئے بانی

نہ گھبرانا مرے پیارو مرے جانے کا وقت آیا
ظہور قدرت ثانی مقدر ہے یہ سمجھایا
خدا بعد رسالت جسطرح بوبکر کو لایا
کی نور الدین کی بیعت خلیفہ ان کو ٹھہرایا
جو منشا تھا وصیتہ کا حوالہ اس کا دہرایا

خدا کی شان ہے جو ابھی اس بیعت سے واقف ہیں
نبوت کے وہی منکر خلافت کے مخالف ہیں

مرسلہ سیکرٹری منتظمہ کمیٹی خدام الانصار

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۲ ماہ نبوت سے ۲۷ نبوت تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۲۵۶۲- امام الدین صاحب جالندھر
۲۵۶۳- عبد اللہ صاحب منگلور
۲۵۶۴- مرزا عبد الرحمٰن صاحب حیدر آباد
۲۵۶۵- سراج دین صاحب امرتسر
۲۵۶۶- دین محمد صاحب گورداسپور
۲۵۶۷- بشیر احمد صاحب "
۲۵۶۸- محمد صادق صاحب "
۲۵۶۹- یعقوب احمد صاحب "
۲۵۷۰- گلزار بیگم صاحبہ "
۲۵۷۱- محمد بی بی صاحبہ "
۲۵۷۲- محمد اسمعیل صاحب امرتسر
۲۵۷۳- محمد صفدر صاحب سرگودھا
۲۵۷۴- حاکم بی بی صاحبہ "
۲۵۷۵- جھنڈا صاحب منٹگمری
۲۵۷۶- فیروز الدین صاحب گورداسپور
۲۵۷۷- شہزادی بیگم صاحبہ شاہجہانپور
۲۵۷۸- کمال مصطفےٰ صاحب پٹنہ
۲۵۷۹- بابا میاں صاحب حیدر آباد دکن
۲۵۸۰- نعیم الدین صاحب "
۲۵۸۱- محمد عاقل علی صاحب "
۲۵۸۲- عبد الرشید صاحب حیدر آباد دکن
۲۵۸۳- نور احمد صاحب امرتسر
۲۵۸۴- سردار صاحب "
۲۵۸۵- عبد الرحیم صاحب "
۲۵۸۶- سردار بی بی صاحبہ "
۲۵۸۷- حاکم بی بی صاحبہ "
۲۵۸۸- مولا بخش صاحب "
۲۵۸۹- غلام فرید صاحب "
۲۵۹۰- حنیفہ بی بی صاحبہ "
۲۵۹۱- شریفاں بی بی صاحبہ "
۲۵۹۲- شیر محمد صاحب "
۲۵۹۳- خیر الدین صاحب "
۲۵۹۴- محمد علی صاحب "
۲۵۹۵- غلام فرید صاحب "
۲۵۹۶- جلال دین صاحب "
۲۵۹۷- فقیر محمد صاحب گورداسپور
۲۵۹۸- غلام حیدر صاحب "
۲۵۹۹- حسین بی بی صاحبہ "
۲۶۰۰- غلام محمد صاحب "
۲۶۰۱- جان محمد صاحب نوابشاہ
۲۶۰۲- رضیہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۲۶۰۳- عبد الحمید صاحب سندھ
۲۶۰۴- عالم خان صاحب مانسہرہ
۲۶۰۵- رشیداں بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۶۰۶- انور بی بی صاحبہ "
۲۶۰۷- کریماں صاحبہ امرتسر
۲۶۰۸- بشیر احمد صاحب لائل پور
۲۶۰۹- مختار احمد صاحب دہلی
۲۶۱۰- شریفاں خاتون صاحبہ کوہاٹ
۲۶۱۱- اقبال حسین صاحب ہوشیارپور
۲۶۱۲- محمد سلیمان صاحب گورداسپور
۲۶۱۳- ریشم بی بی صاحبہ "
۲۶۱۴- محمد عاشق صاحب "
۲۶۱۵- محمد وارث صاحب "
۲۶۱۶- سید عبد السلام صاحب ٹاٹا نگر
۲۶۱۷- فیض الرحمٰن صاحب امرتسر
۲۶۱۸- ابراہیم صاحب خیرپور
۲۶۱۹- فضل الرحمٰن صاحب پشاور
۲۶۲۰- محمد یونس صاحب گوجرانوالہ
۲۶۲۱- بھورے شاہ صاحب قائم گنج
۲۶۲۲- چھوٹو صاحب "
۲۶۲۳- موسم علی صاحب "

مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مسئلہ خلافت کے متعلق ۲۳ تا ۲۹ نومبر ان شاء اللہ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائیگا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر اس ہفتہ کو پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ خدام و انصار اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ بالالتزام جلسہ منعقد کریں۔ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اور ہر روز کا سبق اچھی طرح یاد کر لیں۔ لیکچراروں کو بھی یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کے لیکچر عام فہم ہوں اور دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے ؛

"تفسیر کبیر" پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بے جا نکتہ چینی

چھٹا اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب نے چھٹا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ تحوت تحت کی جمع ہو۔ یا مصدر۔ بہرحال اس کے معنے نچلی حالت کے ہیں۔ اور یظھر کے معنے ظاہر ہونے کے ہیں۔ نہ کہ غالب آنے کے۔ کیونکہ ظہو کے معنے غلبہ کے اسی وقت ہوتے ہیں۔ جبکہ اُس کے بعد علیٰ کا صلہ ہو۔ چونکہ یہاں علیٰ کا صلہ نہیں۔ اس لئے غلبہ کے معنے نہیں ہوسکتے۔ پس الفاظ عربیہ (مولوی صاحب نے اب بھی اس کو حدیث کہنے سے پہلوتہی کی ہے) کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اسوقت تک قیامت نہیں ظاہر ہوگی۔ جب تک کہ دُنیا میں عام غربت اور مسکنت نہ پھیل جائے۔

پہلا جواب

مولوی صاحب نے مذکورہ بالا اعتراض میں تین باتیں پیش کرتے ہُوئے ان سے ہمارے حدیث کے معنوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب نے جو باتیں پیش کی ہیں۔ وُہ خود قواعد صرف۔ حدیث اور قرآن مجید کی رُو سے بالکل غلط ہیں۔ مولوی صاحب نے پہلی یہ بات لکھی ہے کہ تحوت مصدر بھی ہوسکتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ آیا ہُوں۔ تحوت کو مصدر بروزن تفعّل فرض کرنا ہی جہالت ہے اس لئے کہ اگر تحت سے تفعّل کے وزن پر مصدر بنائیں تو تحتّت بنے گا۔ نہ کہ تحوّت۔ کیونکہ تفعّل میں ت زائد ہے۔ اور ع کلمہ اصلی اور ڈبل ہے۔ اس لئے تحوّت میں بھی ت زائد ہونی چاہیئے۔ اور ع کلمہ اصلی۔ گویا اس کا مادہ "حوت" ہوگا۔ نہ کہ تحت اور لفظ زیر بحث تحت ہے۔ نہ کہ حوت۔ پس ان کا تحوّت کو مصدر بروزن تفعّل فرض کرنا بالکل غلط ہے۔ اور یہ قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ کوئی عالم اس قسم کی غلطی کا مرتکب ہو۔

دُوسری بات جو انہوں نے لکھی ہے کہ "تحوت" خواہ مصدر ہو۔ یا تحت کی جمع "تحوت" ہو۔ اس کے معنے نچلی حالت کے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ اگر یہ لفظ "تحوت" ہو۔ تو اس کا مادہ حوت ہوگا اور اس کے معنے کسی چیز کے گرد پھرنے کے ہوں گے۔ اور اگر تحت (ظرف) کی جمع تحوت بنا کر اس پر ال داخل کرکے اسے اسم بنایا جائے۔ تو اس کے معنے الاسافل السفلۃ کے ہوں گے۔ یعنی غرباء اور مزدور لوگ (اقرب) پس مولوی صاحب کے ہر دو معنے غلط ہیں۔

تیسری بات جو مولوی صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ کہ ظہور کے ساتھ اگر علیٰ کا صلہ نہ ہو۔ تو اس کے معنے غالب آنے کے ہوتے ہی نہیں۔ یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر یہ لفظ بغیر صلہ علیٰ کے استعمال ہُوا ہے۔ اور اس کے معنے غالب آنے کے ہیں۔ چنانچہ سورہ کہف میں ہے۔ فما اسطاعوا ان یظھروہ کہ وُہ اس پر غالب آنے کی طاقت نہ پا سکے۔ یہاں بغیر صلہ علیٰ کے غلبہ کے معنے ہیں۔ اسی طرح سورہ صف میں ہے۔ فاصبحوا ظاھرین۔ کہ وُہ اللہ کی مدد سے دُشمنوں پر غالب آگئے۔ یہاں بھی علیٰ کے صلہ کے بغیر غلبہ کے معنے ہیں۔ اسی طرح سورہ مومن میں ہے۔ یا قوم لکُمُ الملک الیومَ ظاھرین فی الارض۔ کہ اے میری قوم آج کے دن تم دُنیا پر غالب آکر بادشاہ بنے ہوئے ہو۔ یہاں بھی علیٰ صلہ نہیں۔ لیکن معنی غلبہ کے ہیں۔ پس مولوی صاحب کی تینوں بنیادی باتیں غلط نکلیں اور مولوی صاحب کا ترجمہ جو انہوں نے نتیجۃً نکالا ہے۔ وُہ بھی درست نہیں۔ مولوی صاحب کا ترجمہ ایک اور طرح بھی غلط ہے کیونکہ ان کے ترجمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت عام غربت اور مسکنت کا پھیل جانا ہے۔ حالانکہ کسی حدیث میں یہ علامت قیامت کے قرب کی نہیں بتائی گئی۔ بلکہ اس کے بالمقابل اکثر احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غرباء کے ترقی کرجانے اور غالب آجانے کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں ہی یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ سے سوال کیا گیا۔ قیامت کی کوئی نشانی بتائیں تو آپ نے فرمایا:۔ اَنْ تَرَی الحُفاۃَ العُراۃَ العَالۃَ رعاءَ الشاءِ یتطاوَلُونَ فی البنیان کہ قربِ قیامت میں غرباء اور مزدور جنہیں پہننے کو کپڑا نہیں ملتا وُہ دنیا پر غالب آجائیں گے۔ اور اُن کی حکومت ہوگی۔ اور وُہ عالی شان مکانوں میں بسیں گے۔

پس مولوی صاحب کی عمارت کی بنیاد اس بات پر تھی۔ کہ "التحوت" کے معنے نچلی حالت کے ہیں۔ اور اسی وجہ سے انہیں یظھر کے معنے غالب آجانے کی بجائے ظاہر ہونے کے کرنے پڑتے تھے۔ مگر جب ان کی یہ دونوں باتیں غلط ثابت ہوئیں۔ تو ان کا ترجمہ بھی غلط ہُوا۔ نیز ان کے معنوں کو حدیث شریف کی نص صریح نے بھی رد کردیا۔ پس اس حدیث کے یہی معنے ہوں گے کہ قربِ قیامت میں غرباء لوگ حکومتوں پر قابض ہوجائیں گے۔

دُوسرا جواب

ہمارے اور مولوی صاحب کے درمیان ایک اور طریقِ فیصلہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ احادیث کی لغت میں جو اس حدیث کے معنے کئے گئے ہوں۔ ان کو تسلیم کرلیا جائے۔ چنانچہ "مجمع البحار" میں ہمارے معنوں کی تائید کی گئی ہے۔ نیز اس کی تشریح کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث اور الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔ اور وُہ یہ ہیں:۔ "اَنْ تَعلُوَ التحوتُ الوعولَ" اور اس کی تشریح یہ کی گئی ہے۔ کہ یغلِبُ ضُعفاءُ النّاسِ اَقویاءَھُم۔ یعنی اس حدیث کا یہ مطلب ہے۔ کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی ہے۔ کہ مزدور اور غریب لوگ سرمایہ داروں پر غالب آجائیں گے۔

پس لغت، قواعد صرف قرآن مجید اور احادیث ہمارے ترجمہ کی تائید میں ہیں اور مولوی صاحب کے ترجمہ کو رد کرتے ہیں۔ خواہ مولوی صاحب اپنی غلطی تسلیم کرلیں اور خواہ "تفسیر کبیر" پر اعتراض کرنے کی خاطر لغت قواعد صرف، قرآن مجید اور حدیث کا انکار کردیں۔

ساتواں اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب نے "تحت" کی لغوی تشریح پر ساتواں اعتراض یہ کیا ہے کہ آیت تجری من تحتھم الانھار کا ترجمہ یُوں کیا گیا ہے۔ کہ "اُنہی کے تصرف کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی" حالانکہ ہمارا فرض اولین یہ تھا۔ کہ اس آیت کے ساتھ دوسری آیت جس میں ایسا مضمون تھا۔ اس کو ملا کر تفسیر کرتے۔ یعنی دُوسری جگہ تجری من تحتھا الانھار کے الفاظ آئے ہیں۔ جن کے معنے یہ ہیں۔ کہ باغوں کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ پس مذکورہ بالا آیت میں تحت کے معنے تصرف کے کرنے درست نہیں۔ بلکہ وہاں بھی حذف مضاف مان کر یہ معنے ہوں گے۔ کہ "ان کے مکانوں تلے نہریں بہتی ہوں گی"۔

جواب

مولوی صاحب کو یہ اچھی طرح علم ہے۔ کہ آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ تو اس وقت صحیح ہوتی ہے۔ جب پہلے معلوم ہوجائے۔ کہ ان دونوں آیتوں سے ایک ہی معنے مراد ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہوسکتی اگرچہ آپ نے اس اصل کو نظر انداز کرتے ہُوئے اپنی عربی تفسیر میں بعض ایسی دو آیتوں کو ملا کر تفسیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کے الفاظ تو متشابہ تھے۔ لیکن معنے ایک نہیں تھے۔ اور اس کو تفسیر القرآن بالقرآن کے نام سے موسوم کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مصنف وراثت تفسیری نے آپ کی غلطی پر پردہ پوشی نہ کی۔ اور یہ لکھ ہی دیا۔ کہ اس طرح آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن نہیں۔ بلکہ تفسیر بالرائے ہے۔ (وراثت تفسیری صفحہ ۳۵)

پس ہمارے نزدیک مذکورہ دونوں آیات میں دو مختلف مضمون بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کو ایک جگہ ملانا درست نہیں

یعنی تجری من تحتہ الانھار کے یہ معنے ہیں کہ وہ باغ ایسے ہونگے۔ کہ ان کے پاس ہی دریا بہتے ہونگے۔ اور ان کا پانی زمین میں سے ہوکر ان کو خود بخود پہنچے گا۔ جیسا کہ عام نہروں اور دریاؤں کے پاس کی زمینوں کے متعلق دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان میں بغیر پانی دئے اچھی فصل ہوتی ہے۔ اردو میں بھی یہ محاورہ بولتے ہیں۔ کہ راوی لاہور کے نیچے بہتا ہے۔ یعنی پاس ہی بہتا ہے۔ اور دوسری آیت یعنی تجری من تحتہم الانھار کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ دریا جنتیوں کے قبضہ اور تصرف میں ہونگے کیونکہ ان کو وہ ان کے اعمال کے بدلے میں ملیں گے۔ اور اعمال ان کے اپنے ہی تھے۔ اس لئے انہیں پانی کی قیمت ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ چنانچہ ان معنوں میں تحت کا لفظ قرآن مجید میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے چنانچہ سورۃ زخرف میں فرعون کا قول بیان ہوا ہے۔ وہ فخریہ اپنی قوم سے کہتا ہے یَا قَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهَارُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ کہ اے میری قوم کیا ملک مصر میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اور کیا یہ مصر کے دریا میرے ماتحت اور تصرف میں نہیں ہیں۔

اسی طرح سورہ تحریم میں ہے۔ کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ۔ کہ کافروں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی عورتوں کی طرح ہے۔ کہ وہ دونوں عورتیں باوجود نیک بندوں کے قبضہ میں ہونے کے پھر کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکیں۔

پس ان ہر دو آیتوں میں لفظ تحت قبضہ اور تصرف پر دلالت کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور جب لفظ تحت ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تو پھر تجری من تحتہم الانھار کے ان معنوں پر کہ جنتیوں کے تصرف میں جنت کے دریا ہوں گے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

خاکسار

نور الحق واقف تحریک جدید قادیان

بلاد عربیہ میں تبلیغ

عربی میں سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت ۸ نو مبایعین

عرب احمدی احباب کا اخلاص

مولوی محمد شریف صاحب نے حیفہ فلسطین سے ۲۱ تبوک جو رپورٹ ارسال کی ہے اس میں لکھتے ہیں:-

عرصہ زیر رپورٹ میں البشریٰ کا ایک سہ ماہی نمبر شائع کیا گیا۔ اور ان ممالک میں ارسال کیا گیا۔ جہاں کے لئے آمد و رفت ڈاک کا سلسلہ کھلا ہے۔ دوسرا نمبر زیر طبع ہے۔ کاغذ کی گرانی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کاغذ جو پہلے سات آٹھ روپیہ میں ایک ہزار فروخت ہوتا تھا۔ اب چالیس پینتالیس روپیہ کا ہزار ہو گیا ہے۔ ڈاک کا خرچ اگرچہ پہلا ہی ہے۔ مگر سنسر شپ فیس قریباً ڈاک کے خرچ کے برابر ہے۔ اب اس ماہ میں کاغذ کی بڑھتی ہوئی کمی کو محسوس کر کے جہاں حکومت حجاز نے سوائے ایک سرکاری گزٹ کے سب اخبارات کی اشاعت کو قانوناً بالکل بند کر دیا ہے۔ وہاں حکومت فلسطین نے ایک نیا قانون نافذ کر دیا ہے۔ جس کے ماتحت روزانہ اخبارات ہر ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ ۲۴ صفحات شائع کر سکیں گے۔ اور ہفتہ وار اخبار پندرہ روزہ کر دئے گئے ہیں۔ اور ماہوار رسالے دو ماہ بعد ایک نمبر نکال سکیں گے۔ اور ہر نمبر زیادہ سے زیادہ ۱۶ صفحات پر شائع کیا جا سکیگا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ایسے حالات میں ہمارے رسالہ کی اشاعت بھی دوسرے رسالوں کی طرح بالکل محدود ہو جائے گی۔

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کبابیر جون و جولائی میں کھلا رہا۔ اور اب حسب دستور اگست ستمبر دو ماہ کے لئے رسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہے۔

اشاعت لٹریچر و خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰۰ کے قریب مختلف کتب عربی و انگریزی و اخبار سنرائز بذریعہ ڈاک مختلف مقامات پر بھیجے گئے۔ اور ۹۴ خطوط مرکز اور دوسرے غیر ممالک کو بھیجے چونکہ خرچ ڈاک زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے حتی الوسع نہایت اقتصاد سے کام لیا جا رہا ہے۔

تالیف و تصنیف

علاوہ البشریٰ مرتب کرنے کے اور حضرت اقدس کے مختلف مقالات کا ترجمہ کرنے کے آج کل تحفہ شہزادہ ویلز کے عربی ترجمہ پر نظر ثانی اور تجلیات الٰہیہ کا عربی ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اور بہائیت کی تردید میں ایک کتاب کشف الخطاء عن وجہ دیانۃ الباب والبہاء کی تالیف کا کام شروع ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی اور کاغذ وغیرہ میسر آگیا۔ تو آئندہ سال سے ہر سہ کتابیں انشاء اللہ تعالےٰ شائع کر دی جائینگی۔ نیز مصر کے احباب میں سے احمد آفندی حلمی جو ۱۹۳۹ء میں قادیان تشریف لے گئے تھے ان سے ان کا سفر نامہ قادیان لکھوایا گیا ہے جو انشاء اللہ باتصویر شائع کیا جائیگا۔ الاستاذ احمد ذہنی آفندی سے مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے مضمون The ahmaddia Movement مندرجہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا ترجمہ کرایا جا رہا ہے۔ اور الاستاذ احمد فتحی ناصف وکیل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کتاب تحفۃ الملوک کا عربی میں ترجمہ کرایا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے ان احباب کو تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ تو سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کے لئے نہایت مفید لٹریچر شائع کیا جا سکیگا۔ انشاء اللہ

تحریک جدید

خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کی جماعتیں علاوہ ادائیگی چندہ عام و زکوٰۃ کے تحریک جدید میں بھی نہایت اخلاص سے حصہ لے رہی ہیں۔ ایک بوڑھے احمدی بھائی الحاج مصطفےٰ ام الفحم (فلسطین) کے رہنے والے ہیں۔ ام الفحم کے لوگ چونکہ نہایت متعصب ہیں اس لئے انہوں نے باوجودیکہ ان کا لڑکا نمبردار بھی ہے اور وہ خود بھی معمر ہیں اور اچھے زمیندار ہیں۔ ان کو ان کے گاؤں ام الفحم سے نکال رکھا ہے۔ پہلے تو وہ حیفا میں سکونت رکھتے تھے مگر اب ناصرہ چلے گئے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں وہ حسب استطاعت چندہ تحریک جدید ادا کرتے رہے۔ مگر اب ان کے وجوہ معاش بند تھے۔ مگر انہوں نے اس چندہ سے محروم رہنا گوارا نہ کیا۔ اور باوجود معمر ہونے کے ایک گاؤں میں جا کر ایک نہایت قلیل مزدوری پر فصل کاٹنے کا کام کیا۔ اور ۵۴ قرش یعنی قریباً چھ روپیہ کما کر تحریک جدید میں ادا کر دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا یہ ایک ایسے احمدی کے اخلاص کی مثال ہے جو گھر سے باوجود زمین کا مالک ہونے کے احمدیت کی خاطر بے گھر ہے۔ اور قادیان سے بلحاظ مسافت جسمانی بہت دور ہے۔ اس سے میرے دل پر ان کے اخلاص کا خاص اثر ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسی مثالیں ہیں جن سے احباب جماعت کا اخلاص ظاہر ہے۔ الغرض اسوقت تک تحریک جدید سال ہفتم کی مد میں -/۱۲/۲۹۸ یعنی تین سو روپیہ کے قریب جمع ہو چکا ہے۔ جو قسط وار ارسال کیا جا رہا ہے۔ فجزی اللہ المتبرعین خیر الجزا

تبلیغی اشتہارات

عرصہ زیر رپورٹ میں تین نئے تبلیغی اشتہارات نداء المنادی ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بارہ صفحات پر ۳۰۰۰ کی تعداد میں شائع کئے گئے جن میں سے پہلے میں جماعت احمدیہ کے عقائد از کتب حضرت مسیح موعود۔ دوسرے میں اربعین نمبر اول کا ترجمہ تیسرے میں ابطال نزول مسیح ناصری من السماء پر بحث کی گئی اور جہات میں تقسیم کئے گئے۔

مسلمانوں میں یوم التبلیغ

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ماہ جون میں مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کیلئے دن مقرر کیا گیا تھا مگر جس وقت الفضل اور سنرائز یہاں پہونچے اس وقت مقررہ دن پر ایک ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس لئے یہاں ۱۴ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا گیا جس میں سب احمدیوں نے حصہ لیا اور اس روز حیفا۔ بلد الشیخ۔ ناصرہ۔ طبریا۔ صفد بیسان۔ رملہ۔ بیت المقدس۔ یافا۔ خلیل یعنی...

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ انتخاب

دستور اساسی و قواعد و ضوابط مجلس خدام الاحمدیہ کا قاعدہ عشا حسب ذیل ہے:۔

"مجالس عاملہ مقامی کے عہدیداروں کا انتخاب مجالس عاملہ مقامی و حلقہ ہائے مجالس عاملہ مقامی و حلقہ مجالس عاملہ مقامی اپنے اپنے دائرہ میں ہر سال ماہ دسمبر میں کرے گی۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ انتخاب دسمبر میں نہ ہو سکے۔ تو مجلس مرکزیہ کی اجازت سے کسی اور وقت میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے۔"

دستور اساسی کی مندرجہ بالا دفعہ کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے حلقہ میں سالانہ انتخاب کرا کر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی رپورٹ کے ساتھ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں صدر مجلس کے نام پر بصیغہ راز بغرض منظوری ارسال کریں۔

طریق انتخاب مجالس مقامی و حلقہ و حزب

قاعدہ ۱۰۱۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور علانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ ان انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا دو صاحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۱۰۲۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۳۔ انتخاب میں جنبہ دارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب ہوگا۔

۱۰۴۔ مجلس مقامی کے عہدیداران کی نسبت صدر کے سامنے تبلیغی صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

۱۰۵۔ صرف ان اراکین کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ جو کم از کم ایک مہینہ قبل مجلس کے رکن بن چکے ہوں۔

حسب ذیل عہدیدان کا انتخاب ہوگا:۔

مجلس عاملہ مقامی:۔ قائد۔ جنرل سیکرٹری۔ فنانشل سیکرٹری۔ ناظم تجنید۔ محاسب۔ مفتش

مجلس عاملہ حلقہ:۔ زعیم۔ سیکرٹری۔ فنانشل سیکرٹری۔ افسر تجنید۔

عہدہ دار حزب:۔ سائق۔

ان انتخابات کے لئے ۱۴ رفتح مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ تمام مجالس اس تاریخ کو اپنے ہاں انتخاب کر کے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بصیغہ راز بھجوائیں اور جو مجالس کسی وجہ سے اس تاریخ کو انتخاب نہ کر سکتی ہوں۔ وہ اپنی وجہ تحریر کر کے صدر مجلس سے اجازت حاصل کریں۔

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک ارشاد پر احباب قادیان کا عملی قدم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے نکماپن دور کرنے کے لئے ۳ فروری ۱۹۳۹ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ ہدایت فرمائی۔ کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کریں۔ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ حضور اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ نے پہلا دن ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو منایا۔ پھر ہر دوسرے ماہ اس کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ تمام احباب قادیان کو عمل کی دعوت دیتی رہی۔ اور تمام احباب خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔ افسر ہوں یا ماتحت۔ نوکر ہوں یا آقا۔ خورد ہوں یا کلاں۔ بلا امتیاز اور بلا تفریق ایک ہی کام میں ہاتھ ڈال کر اسلامی مساوات کی روح کو زندہ کرتے رہے۔ اور اس سلسلہ میں اب تک پندرہ وقار عمل منائے جا چکے ہیں۔ قادیان کی مختلف سڑکیں مثلاً سڑک مابین دارالرحمت و دارالعلوم۔ شمال مشرقی سڑک ریتی چھلہ۔ سڑک از ریتی چھلہ تا بھینی۔ سڑک متصل سٹار ہوزری ورکس۔ ریلوے روڈ۔ سڑک جو باب الانوار سے قادر آباد کو جاتی ہے بچھی ڈال کر درست کیں۔ اور اس کام کا اندازہ ایک لاکھ باون ہزار سات سو پچاس مکعب فٹ ہے۔

اس تحریک کے بہت سے فوائد ہیں۔ مگر موٹے موٹے تین فائدے حسب ذیل ہیں:۔ اول۔ اس طرح ہر شخص کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور مغرور انسان

اس مکروہ جذبہ سے رہائی پاتا ہے۔ کہ بعض کام میری شان سے نیچے ہیں۔ دوم۔ آپس میں اخوت و مساوات اور اختلاط کی روح ترقی کرتی ہے۔ سوم۔ بعض مفید قومی یا شہری کام آنریری طور پر بغیر خرچ کے سرانجام پا جاتے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ اس کام کو شروع کریں۔ اور حضور اقدس کے ارشاد پر لبیک کہیں۔

قادیان میں اب کے سولھواں یوم وقار عمل ۲۷ نبوت دنومبر کو منایا جائے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا تمام کام کاج ترک کر کے اس میں کثرت سے شریک ہوں۔

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اظہار تشکر و امتنان

جیسا کہ اکثر احباب کو معلوم ہے عزیزم مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا اور عزیزم کرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر فیروزپور کا بیٹا ہے۔ بعارضہ ٹی۔ بی۔ کئی ماہ سے بیمار ہے۔ عزیز کو ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت بھوالی ضلع نینی تال یو۔ پی کے سنیٹوریم میں رکھا گیا۔ لیکن چونکہ ماہ نومبر کے شروع میں بخار زیادہ ہونے لگا۔ اس لئے میں قادیان سے جا کر عزیز کو اپنے ہمراہ امرتسر لے آیا ہوں۔ اور آجکل عزیز امرتسر کے ٹیبے ہسپتال میں داخل ہے۔ اور جناب ڈاکٹر شجاعت علی صاحب کے زیر علاج ہے۔ بھوالی سنیٹوریم میں عزیز چار مہینے کے قریب رہا۔ اس سنیٹوریم کے نائب افسر اعلیٰ ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جناب ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نہایت دیندار اور مخلص احمدی ہیں۔ ان چار ماہ میں جس توجہ ہمدردی اور محنت سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے عزیز کا علاج کیا ہے۔ وہ غیر معمولی اخلاص کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب علاوہ معالجہ میں مشغول رہنے کے عزیز کا دل بہلانے اور تشفی و تسلی دینے کے لئے دو دو گھنٹے عزیز کے پاس گذارتے تھے۔ صرف اس لئے کہ عزیز ان کے آقا کا لخت جگر ہے۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کروں۔ کیونکہ جس نے انسان کا شکریہ ادا نہ کیا۔ اُسے خدا کے حضور شکر ہونے کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس خدمت کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ عنایت فرما دے۔ اور دین و دنیا کی ترقیات سے انہیں بہرہ وافر عطا فرما دے اور حاسدوں اور بدخواہوں کے شر سے محفوظ فرما دے۔ اے ہمارے قادر مطلق خدا۔ تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ اسی طرح جب میں عزیز کو واپس لاتے ہوئے بریلی میں گاڑی بدلنے کے لئے اترا۔ تو وہاں کی جماعت نے جنہیں جناب حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے اور کرمی قاسم علی خاں صاحب قادیانی رامپوری سے شامل تھے۔ جس محبت اخلاص اور اعزاز سے ہمارا استقبال کیا۔ بیمار کے لئے برتھ ریزرو کرانے کا انتظام کیا۔ ہمارے ناشتہ اور کھانے کا اہتمام کیا۔ اور ہمیں ہر قسم کا آرام پہنچایا۔ اور ہماری گاڑی کے چلنے تک کئی گھنٹے تک اسٹیشن پر قیام کیا۔ میں چونکہ سب احباب کے نام نہیں جانتا۔ اس لئے نام لے کر کس طرح شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ خصوصیت سے جناب ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مشن ہاسپٹل اور عزیزم محمد یونس صاحب سیکرٹری مال جماعت بریلی کا شکر گذار رہوں۔ آجکل ڈاکٹر صاحب معدہ اور آنتوں کی خرابی سے مریض ہیں۔ اس لئے احباب ان کی صحت کلی کیلئے دعا فرمائیں۔ چونکہ ہم ۹ نومبر کو بوقت عصر بریلی میں اُترے تھے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت تمام احباب نے دیر تک حضور کی صاحبزادی امۃ العزیز بیگم کے رخصتانہ کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا کی۔ اور باجماعت مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کیں۔ بریلی کے احباب نے نہ صرف بریلی کے اسٹیشن پر ہمیں اپنی ملاقات سے خوش وقت فرمایا۔ بلکہ بعض احباب نے جناب حافظ مختار احمد صاحب کی معیت میں دو اسٹیشن پہلے یعنی آنولہ نگر کے اسٹیشن پر ہمارا استقبال فرمایا۔ اس کے بعد میں تمام احمدی احباب سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ عزیزم مبارک احمد اب امرتسر کے سرکاری ہسپتال کے ایک کوارٹر میں رہتا ہے۔ اور انسانی کوشش اور تجربہ کے مطابق اسکا علاج ہو رہا ہے۔ اور ہمارے آسمانی بادشاہ کا یہ قانون اور یہ اس کی عادت ہے۔ کہ وہ مانگنے اور رو رو کر مانگنے سے دعا کرنے اور تضرع سے دعا کرنے سے وہ رحیم و کریم نرم ہو جایا کرتا ہے اور اپنے عاجز بندہ کی دعائیں قبول فرمایا کرتا ہے۔ پس اے دوستو! اس حلیم و کریم خدا کے حضور عزیز مبارک احمد کی صحت کے لئے دعائیں کرو۔ اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ فرضوں میں بھی اور نفلوں میں بھی نماز کے اندر بھی اور باہر بھی اور کسی موقعہ پر بھی عزیز کو نہ بھولو۔ تاکہ وہ پیارا رحمدل آقا ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر عزیز کو جام صحت پلا دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ یعنی برکریماں کارہا دشوار نیست۔

خاکسار سید محمد اسحٰق

۲۹ رمضان المبارک تک تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدے ۱۴ اکتوبر تک پورے کر چکے ہیں۔ ان کے نام شائع کرتے ہوئے وہ جو ابھی تک وعدے پورے نہیں کر سکے۔ انہیں یہ کہنا ہے۔ کہ ساتویں سال کا بارھواں مہینہ جا رہا ہے۔ اب آپ کو مہر نومبر ۱۹۴۲ء سے قبل اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے تا آئندہ سال ہشتم کی تحریک جو اس ماہ کے آخر میں حسب معمول انشاء اللہ ہونے والی ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے کسی کشمکش و پیچ میں نہ پڑیں۔ بلکہ سال ہشتم کی تحریک حضور کی طرف سے شائع ہوتے ہی فوری لبیک کہہ سکیں۔ پس سال ہفتم کے وعدے پورے کرنے کے لئے افراد اور عہدیداران کو پوری جدوجہد کر کے وقت کے اندر روپیہ داخل کرنا چاہیئے۔ فہرست یہ ہے:۔

نام	رقم
حکیم طفیل محمد صاحب ڈھونڈیاں کا ہنہ	۲۶/۰
چوہدری فضل احمد خانصاحب گھنگ جبل پور ملتان	۵/۱
" احمد مختار صاحب گوجرانوالہ	۴۰/۰
میاں محمد الدین صاحب بزاز کالا گجراں	۶/۴
" محکم الدین صاحب "	۵/۶
بابو نور الہی صاحب شملہ	۴/۸
اہلیہ صاحبہ چوہدری عزیز اللہ صاحب شملہ	۱۱/۰
میاں نور الدین صاحب منیجر "	۶/۰
چوہدری مبارک احمد صاحب "	۵/۰
محمد پریل صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۵/۱۰
چوہدری عبد الغفور صاحب شملہ	۵۲/۰
میاں اسد اللہ و محمد رمضان صاحب چانگریاں	۸/۰
سید سراج الدین احمد صاحب میانوالی سیالکوٹ	۱۱/۱۲
بابو محمد شریف صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	۲۵/۰
میاں غلام احمد صاحب "	۴/۸
اللہ دتا صاحب و محمد حسین صاحب ملتان	۲۲/۰
محمد ابراہیم صاحب بزاز "	۵/۷
عبد اللہ صاحب بجروان "	۵/۶
چوہدری ثناء اللہ صاحب گرتو	۶/۰
" سردار خانصاحب "	۹/۱۲
" سلطان احمد صاحب "	۵/۹
عبد الغنی صاحب النگیری جالندھر	۵/۸
مرزا غلام مصطفےٰ صاحب دھرم کوٹ بگہ	۵/۱۰
عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب دارالعلوم	۱۱/۰
عائشہ بیگم اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا	۵/۱۲
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحب چوہدری چراغ دین صاحب، شیخ محمدی پشاور	۱۱/۰
بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ "	۵/۴
ملک عبد اللہ خانصاحب ایمن آباد	۵/۶
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ...	۱۰/۰
مولوی عبد الدین صاحب قادر آباد	۵/۲
آغا عبد اللطیف صاحب لائلپور	۲۵/۰
چوہدری محمد یعقوب صاحب دارالرحمت	۱۰/۴
" محمد علی صاحب گنج عزیز پور ڈوگری	۶/۰
بابو غلام حیدر صاحب کلرک کنجیجی سندھ	۷/۰
مولوی فضل الہی صاحب معہ خاندان ناصر آباد اسٹیٹ	۳۲/۰
مولوی ہارون رشید صاحب بھدرک	۲۰/۰
سیدہ حیات بی بی صاحبہ نکودر	۵/۱۲
چوہدری غلام حیدر صاحب حیدر آباد سندھ	۶/۰
محمد عثمان صاحب گڈیہ بہار سالہائے ماسبق	۵/۰
لطیف النساء صاحبہ برنپور	۵/۲
شیخ نور الدین صاحب چھاؤنی سیالکوٹ	۶/۸
میاں لطیف احمد صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب دارالامان	۲۴/۴
میاں فتح الدین صاحب دارالفتوح	۵/۸
A.H.M. Hawwa Umma Clamla	۶/۰
S.L.M. Jawahir Clamla	۶/۰
سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور	۶/۱۲
سید احتشام الدین صاحب جمشید پور	۵/۴
ڈاکٹر محمد بخش صاحب بستی بابووالی	۱۰/۴
محمد حسین بی بی صاحبہ سارچور	۵/۱
ملک غلام محمد صاحب قصور	۱۶/۰
سید فیاض الدین صاحب مونگھیر	۸۵/۰
عمر علی خانصاحب	۵/۷
شفقت النساء صاحبہ	۵/۸
سید ابو صالح صاحب	۵/۸
چوہدری اسد اللہ خانصاحب کلکتہ	۲۶/۰
" عبد الرحمن خانصاحب ...	۵/۱۲
بابو شریف احمد صاحب بھگت نوالہ	۲۳/۰
گلزار بیگم اہلیہ صاحبہ بابو شریف احمد صاحب بھگت نوالہ، و مبارکہ بیگم صاحبہ دختر	۱۱/۰
امتہ السعید و صادقہ مبارک احمد ...	۱۱/۰
غلام احمد صاحب مظفر گڑھ	۶/۱۲
قریشی محمد شفیع صاحب میانوالی	۷/۴
عبد الکریم صاحب والد غلام محمد صاحب بن باجوہ	۵/۴
سید عبد الغفور صاحب معہ الدین ڈھکال ...	۱۶/۸
مجیدہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری اعظم علی صاحب گجرات	۶/۸
حکیم محمد حسن صاحب بلیڈر	۲۴/۰
قریشی صاحب خانصاحب کیرنگ	۱۳۵/۰
منشی منظور احمد صاحب بٹالوی چک ۵۶۵ لائلپور	۱۲/۰
چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر معہ اہلیہ دارالفضل	۶۰/۰
منشی فضل الرحمن صاحب شملہ	۱۳/۰
عبد الکریم صاحب ارنتھر بالا کشمیر	۶/۰
محمد رمضان صاحب "	۶/۰
طفیل محمد صاحب کھارہ	۵/۰
سید بدر الدین صاحب کلکتہ	۷/۰
بابو غلام رسول صاحب معہ اہلیہ کوچہ چابک سواراں	۲۲/۰
عبد الرشید صاحب معہ اہلیہ "	۱۲/۱
بابو محمد شفیع صاحب پانڈہ بھاٹی دروازہ	۱۱/۰
نیاز احمد خانصاحب کرنال	۲۰/۸
مرزا محمد حسین صاحب ہارڈ ینس کلرک سالہائے ماسبق	۱۴/۲
شیخ محمد یعقوب صاحب موگا	۵/۰
مرزا اکبر بیگ صاحب لنگروال	۱۰/۰
چوہدری فضل الدین صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۱۲/۰
ماسٹر خیر الدین صاحب معہ اہل و عیال امراوتی	۱۶۲/۰
جمعدار محمد ادریس صاحب پٹیالہ	۱۱/۰
حافظ فضل الدین صاحب جبل پور حال ملایا	۱۵/۰
بشیر الحق صاحب دہلی	۵/۰
حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان	۱۲۴/۰
مستری جلال الدین صاحب دیال گڑھ	۵/۰
بابو نواب علی صاحب کاڑہ دیوان سنگھ	۲۷/۰
پیر عبد القدوس صاحب مدرس سرسہ	۵۱/۰
بابو ولی محمد صاحب کاٹھ گودام	۱۴/۴
مولوی چراغ دین صاحب مدرس شرقپور	۱۱/۶
مولوی عبد الغفار صاحب ڈار سرینگر	۱۰/۶
" عبد الرحمن " کاتب	۱۶/۰
چوہدری احمد علی صاحب چک ۵۹ ملتان	۱۵/۸
مولوی اللہ دین صاحب شاہدرہ	۶/۸
شیخ فیض اللہ صاحب شہداد پور	۲۲/۰
اہلیہ صاحبہ قریشی عبد الغنی صاحب دارالبرکات	۵/۰
شکیلہ دار قمر احمد صاحب قریشی بریلی	۲۲/۰
امیر علی صاحب لائلپور شہر	۵/۸
مستری حاکم الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ لائلپور	۱۰/۲
رشید احمد صاحب بی اے نیلہ گنبد لاہور	۷/۰
معراج بیگم صاحبہ اہلیہ مستری عبد الماجد صاحب لاہور	۵/۰
حضرت مولوی فضل الدین صاحب مرحوم و مغفور قادیان	۵/۶
چوہدری محمد حسن صاحب ... انڈیا	۴۶/۰
" محمد رشید صاحب اسلم	۵/۸
چانن خانصاحب ملود	۶/۲
رحیم خانصاحب موہو بھنڈا سنگھ بھوم	۵/۰
عباس صاحب "	۵/۰
چوہدری عبد الرشید صاحب بھٹی فیروزپور	۱۳/۰
میاں سعد محمد صاحب پانڈہ بٹالہ	۵/۰
حکیم فضل حق صاحب "	۵۱/۰
مرزا محمد افضل بیگ صاحب دارالرحمت	۱۳/۰
چوہدری محمد شفیع صاحب نور دارالرحمت	۵/۶
محمد عبد اللہ صاحب گجھار	۵/۳
والدہ صاحبہ مرزا برکت علی صاحب مسجد فضل قادیان	۵/۲
سید مشتاق احمد صاحب سنبھل پور	۵/۶
ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب فیض آباد	۱۶/۴
چوہدری محمد الدین صاحب جہلم	۵/۷
" بشیر احمد " " سالہائے ماسبق	۵/۶
شیخ غلام محی الدین صاحب زیرہ "	۵/۴
" لعل محمد صاحب موگا	۷/۰
شرافت احمد صاحب فیروزپور	۵/۳
ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب دہلی	۶۷/۰
سردار بیگم اہلیہ " "	۵/۲
امتہ الرشید صاحبہ " " "	۵/۲
حمیدہ اختر بنت مرحومہ " "	۵/۲
شیخ غلام رسول صاحب سکندر آباد	۵/۰
" فتح محمد صاحب مزنگ لاہور	۴۰/۰
چوہدری محمد اکرم صاحب " "	۵/۴
محمد حسن صاحب شنکر پور بھدرک	۱۰/۰
سید محمد زکریا صاحب " "	۸/۰
چوہدری محمد الدین صاحب پٹواری ترگڑی	۱۰/۰
شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر محکمہ بجلی گورداسپور	۱۰۳/۰
قاری غلام مجتبےٰ صاحب دارالبرکات	۵/۴
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب پنشنر محلہ "	۴۱/۰

(باقی) فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

(بقیہ صفحہ ۴) فلسطین کے دس مشہور مقامات میں دس تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ قریباً چھ ہزار مختلف قسم کے اشتہارات اور تبلیغی کتب اور البشریٰ کے گذشتہ نمبر تقسیم کئے گئے۔ جنکا نہایت اچھا اثر ہوا۔ ایک یوم التبلیغ پر یہاں کے احباب کے کم از کم پندرہ بیس پاؤنڈ (دو اڑھائی سو روپیہ) خرچ ہوتے ہیں۔ جو سب اپنے پاس سے ادا کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نومبایعین ۔ ان ایام میں ۱۸ احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ جنکے فارم بیعت حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے دو اصحاب خرطوم (دارالسلطنت سوڈان) کے ہیں اور اب بفضلہ تعالیٰ وہاں نئی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور سرگرمی سے تبلیغ احمدیت میں مصروف ہے۔ ہمارے ہندوستانی احمدی احباب بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اسلئے وہاں کے احمدی دوست السید عبد الحمید ابراہیم کے مکان پر باقاعدہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ اور قاضی محمد رشید صاحب وہاں جمعہ پڑھاتے ہیں۔ باقی دوست مصر اور فلسطین کے ہیں۔ بالآخر درخواست ہے کہ یہاں کی ترقی جماعت کیلئے بہت ہی دعاؤں کی ضرورت ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے دماغ بھی پریشان ہیں کیونکہ نئی پابندیاں بھی ہیں۔ گرانی اشیاء بھی ہے۔ قلت آمد اور کثرت اخراجات بھی ہے۔ پھر قلت انصار ملت اور کثرت اعدائے دین بھی ہے۔ بایں ہمہ جماعت کی ترقی شب و روز کی دعاؤں اور پانی کی طرح مال بہانے اور پہاڑوں کی طرح استقامت دکھانے کی طالب ہے۔ پس احباب بھی دعا فرمائیں۔ واللہ سمیع علیم و رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین ۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۹۲:۔ میں قریشی سلطانہ بنت میاں احمد اللہ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے مجھے اپنے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں جسکا میں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور میرے مرنے کے بعد بھی جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ ... گواہ شد:۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔ گواہ شد:۔ قریشی محمد سمیع اللہ موصی ۱۲/۱۱

قریشی اللہ سلطانہ بیگم ۱۲/۱۱۔ گواہ شد:۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔ گواہ شد:۔ قریشی محمد سمیع اللہ موصی ۱۲/۱۱

نمبر ۵۹۹۱:۔ میں حاجی خانم زوجہ میاں احمد اللہ قریشی قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جسکا میں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اور میرے مرنے کے بعد بھی جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب بی۔اے (آنرز) ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس سب جج بہادر درجہ اول نواں شہر

دعویٰ دیوانی نمبر ۵۶۵ بابت ۱۹۴۱ء

(۱) دھولی بغوشا۔ بوٹا ولد امیر الدین۔ خوشیا۔ علیا پسران جیہ ازات ارائیں۔ ساکن لنگیری تحصیل نواں شہر مدعیان بنام سماۃ عائشہ دختر گلی۔ غلام محمد ولد نبیا وغیرہ اقوام ارائیں ساکن لنگیری تحصیل نواں شہر

دعویٰ استقرار حق بدیں مضمون کہ جو ہبہ زبانی محمدی متوفی نے مورخہ ۱۲/۹ کو بابت ۱۸ مرلہ کنال بحق مدعاعلیہم ۱ و ۲ کیا ہے۔ وہ فرضی بلا بدل ہے۔ اور وہ مدعیان اور مدعاعلیہم ۴ تا ۱۶ پر قطعی غیر مؤثر ہے۔

بنام نمبر ۶ نور محمد ولد عبد اللہ نمبر ۸ فتو ولد ہیرا اقوام ارائیں ساکن کیسر واڑہ دوآبیاں ڈاکخانہ برجی سانوانوالہ ضلع شیخوپورہ مدعاعلیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمیان نور محمد فتو مذکوران تکمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار ہذا بنام نور محمد فتو مدعاعلیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نور محمد ولد فتو مذکوران تاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو مقام نواں شہر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ضروری التماس!

حسب اعلانات سابقہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو دی۔ پی۔ ارسال کئے جا چکے ہیں۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ براہ کرم ضرور وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ امید ہے کہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو دی۔ پی واپس کر کے اس نہایت ہی نازک دور میں دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو۔

خاکسار مینجر

الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور احباب کو یہ بھی معلوم ہے کہ "الفضل" کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جلد سے جلد احباب تک پہنچائے جاتے ہیں۔ پس اب تو کسی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ "مینجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۔ ۱۴ ؍ نومبر محکمہ بحریہ اعلان کیا ہے کہ ایک جرمن بمبار نے ملک معظم کی کشتیوں پر حملہ کیا۔ ایک کشتی غرق ہوگئی۔ مگر جرمن ہوائی جہاز بھی سمندر میں گرا لیا گیا۔

کلکتہ ۔ ۱۴ ؍ نومبر حکومت کلکتہ کو خالی کرنے کی سکیم کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔ جب اسکی تفاصیل طے ہو جائینگی تو سرکاری اعلان کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ دستی گورنمنٹ کا وزیر جنگ ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہوگیا۔ شمالی افریقہ میں موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہاز گر پڑا۔

سایئیگان ۔ ۱۴ ؍ نومبر آج ترکی کے پریذیڈنٹ نے وزارت توڑ دیئے جانے کا اعلان کر دیا۔ آپ نے وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو کو نئی وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی ہے۔ ڈاکٹر توفیق سیدام پانچ سال سے وزیر اعظم تھے۔

لنڈن ۔ ۱۴ ؍ نومبر ۔ جرمنوں نے دعوے کیا ہے کہ ان کے ہوائی جہازوں نے کاکیشیا کے تیل کے چشموں پر بمباری کی۔ بحیرہ اسود کے مشرقی ساحل پر بھی بم گرائے گئے۔

دہلی ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ آج مرکزی اسمبلی میں علامہ مشرقی کی صحت کی حالت پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا پیش کی گئی۔ مگر سپیکر نے اسے مسترد کر دیا۔

لاہور ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ آج چھ سات نوجوان پنجاب اسمبلی کے سامنے علامہ مشرقی کی نظر بندی کے خلاف بطور احتجاج فاقہ کئے بیٹھے رہے انہوں نے کہا کہ جب تک مشرقی صاحب کو رہا نہ کیا جائے وہ فاقہ کشی جاری رکھیں گے۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ آج ہاؤس آف لارڈز میں ملک معظم کی تازہ تقریر پر بحث ہوئی۔ لارڈ ایڈلین نے اس امر پر اظہار مایوسی کیا کہ اس تقریر میں ہندوستانی فوج کا ذکر تک نہیں۔ حالانکہ اسنے نہایت بہادری اور فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جنگ کی شدت کے باوجود ہمیں ہندوستان کی حالت بہتر بنانیکی کوشش کرنی چاہئیے۔ سر رچرڈ آکلینڈ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ برطانیہ ابھی پرانے نظام حکومت سے چمٹے ہوئے ہے ۔ جو عیسائیت کی تعلیم کے بھی منافی ہے اسے جلد بدلنا چاہئیے۔

لاہور ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پنجاب میں موجودہ وزارت کی جگہ مخلوط وزارت قائم کرنے کے لئے جوڑ توڑ ہو رہے ہیں۔

تجویز یہ ہے ۔ کہ کانگرس پارٹی کے لئے اسمبلی میں واپس آنے کی اجازت حاصل کی جائے خالصہ نیشنلسٹ پارٹی کو بھی آل پارٹیز سکھ کانفرنس کے ذریعہ ساتھ ملایا جائے ۔ ایک ممتاز مسلمان ممبر نے وعدہ کیا ہے ۔ کہ ان کامیابیوں کی صورت میں ایک درجن مسلمان ممبر نئی پارٹی میں شامل ہو جائینگے ۔ اور اس طرح پر اس نئی پارٹی کی تعداد یونینسٹ پارٹی سے بڑھ جائے گی ۔ اور مخلوط وزارت قائم کی جاسکے گی۔

واشنگٹن ۔ ۱۳ ؍ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کیجو شیف (روس کا صدر مقام) میں برطانی اور روسی نمائندوں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ۔ جس کے رو سے برطانی اور روسی فوجیں کاکیشیا میں مشترکہ طور پر دشمن کا مقابلہ کرینگی ۔ گویا اس علاقہ میں جرمنوں کو روسی سپاہیوں کے علاوہ ۔ برطانوی ۔ ہندوستانی ۔ پول اور آسٹریلین سپاہیوں سے بھی لڑنا پڑے گا ۔ یہاں مقابلہ کی سکیم جنرل ویول اور مارشل تموشنکو نے ملکر تیار کی ہے۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ گذشتہ دوشنبہ کو بحیرہ اسود میں ترکی کی ایک موٹر بوٹ غرق کر دی گئی تھی ۔ غرق کرنیوالی ایک روسی آبدوز تھی ۔ ترکی کی حکومت نے سوویٹ گورنمنٹ سے پرزور احتجاج کیا ہے۔

لکھنؤ ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے ایک اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ کسی کی طرف سے محض ستیہ آگرہ کا نوٹس دیا جانا کوئی جرم نہیں ۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس بناء پر سزا یاب ہو چکے تھے ۔ رہا کر دیئے گئے۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ جاپان گورنمنٹ نے ملایا میں رہنے والے جاپانیوں کو دو ہفتہ کے اندر اندر واپس جاپان پہنچ جانے کا حکم دیا ہے۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ ہٹلر کا ایک خاص پیغامبر آج میڈرڈ پہنچا ۔ سپین کے وزراء نے اس کا استقبال کیا۔

القدس ۔ ۱۳ ؍ نومبر معلوم ہوا ہے ۔ کہ موسیو سٹالین نے مرمانسک اور آرکینجل کی بندرگاہوں کو امریکن جہازوں کے کنٹرول میں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ ۔ نومبر ۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ برطانیہ کا طیارہ بردار جہاز آرک رائل ڈوب گیا ہے ۔ اسے تارپیڈو لگا تھا ۔ دوسرے جہاز اُسے کھینچ کر بندرگاہ میں لا رہے تھے ۔ کہ وہ ڈوب گیا۔

واشنگٹن ۱۴ ۔ نومبر ۔ امریکہ کے ایوان نمائندگان نے غیر جانبداری کے قانون میں ترمیم کا بل پاس کر دیا ۔ مسٹر روزویلٹ سوموار کو اس پر دستخط کر دیں گے اور اس پر جلد سے جلد عمل شروع ہو جائے گا ۔ اس کے رُو سے اب تجارتی جہاز مسلح کر دیئے جائیں گے ۔ اور وہ سامان جنگ لے کر برطانیہ کی بندرگاہوں میں جا سکیں گے ۔ دونوں ملکوں میں اس بات کو پسند کیا جا رہا ہے ۔ اور اسے ہٹلر پر کاری ضرب سے تعبیر کیا جا رہا ہے

ٹوکیو ۱۴ ۔ نومبر ۔ جاپانی کیبنٹ کا خاص جلسہ کل ہوگا ۔ اور شاہ جاپان کے خاص ایلچی بھی کل واشنگٹن پہونچ جائیں گے کل کے اجلاس میں فوج پر خرچ کرنے کے لئے ۲۲ ۔ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا مطالبہ کیا جائے گا ۔ گزشتہ سال کے جنگی بجٹ کو سب سے زیادہ خیال کیا جاتا تھا ۔ مگر یہ مطالبہ اس سے تین گنا ہے۔

چنگ کنگ ۱۴ ۔ نومبر ۔ جنوبی چین کے شہر کینٹن کے علاقہ میں جاپانی ٹینک ۔ توپیں اور ہوائی جہاز جمع کئے جا رہے ہیں ۔ کل سپاہیوں سے لدے ہوئے جہاز بھی دریائے کینٹن سے اوپر جاتے دیکھے گئے۔

ماسکو ۱۴ ۔ نومبر ۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے ۔ کہ ماسکو کے محاذ پر اب روسی حملوں میں ابتدا کر رہے ہیں ۔ دشمن میں اب حملہ کی طاقت نہیں رہی ۔ دو ہفتہ میں اس کے ۲۵ ۔ لاکھ سپاہی ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں ۔ اور دو سو ٹینک برباد ہوئے ہیں ۔ کرچ کے باہر بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے چھ ہفتے ہوئے جرمنوں نے کاکیشیا پر حملہ کی مہم کا آغاز کیا تھا ۔ مگر ابھی تک وہ روسٹوف کے باہر رکے پڑے ہیں۔

دہلی ۔ ۱۴ ۔ نومبر ۔ مسٹر اینے نے آج مرکزی اسمبلی میں کہا ۔ کہ مسٹر جوشی نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کی جو تحریک پیش کی ہے اس پر منگل کے روز بحث ہو سکے گی۔

القدس ۱۳ ۔ نومبر ۔ آج آذربائیجان میں زلزلہ کے شدید جھٹکے آئے ۔ جو قریباً نصف منٹ جاری رہے ۔ کئی مکانات تباہ ہو گئے ۱۹۳۵ء میں اس علاقہ میں زلزلہ سے سخت تباہی ہوئی تھی۔

القدس ۱۳ ؍ نومبر ۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جرمن فوجیں کرچ کے بازاروں میں داخل ہو گئی ہیں ۔ اور چند روسی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ روسیوں نے اس کی تو تردید کی ہے ۔ مگر مان لیا ہے ۔ کہ کرچ کی جنگ نازک صورت اختیار کر گئی ہے ۔ اور سبسٹاپول میں بھی دشمن کا پلہ بھاری ہے ۔ ماسکو کے مورچوں پر روسی نئی خندقیں کھود کر ان میں سرنگیں بچھا رہے ہیں ۔ اور بارود بھر رہے ہیں جرمن بھی نئی ریزرو فوجیں یہاں لا رہے ہیں ۔ ہٹلر نے حکم دیا ہے ۔ کہ ٹولا کو ہر قیمت پر فوراً اسر کیا جائے ۔ اسلئے وہاں جنگ بہت تیز ہو گئی ہے ۔ بحیرۂ اسود کے روسی بیڑے پر بھی جرمن شدید بمباری کر رہے ہیں ۔ برلن ریڈیو کا بیان ہے ۔ کہ ماسکو ابھی ساٹھ میل دُور ہے ۔ اور تمام فرنٹ دلدل بن گیا ہے۔

کابل ۱۳ ؍ نومبر ۔ افغان ریڈیو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ موسیو سٹالن نے افغانستان کو یقین دلایا ہے ۔ کہ روس اس کی حفاظت کریگا ۔ اور اس نے جو وعدے کر رکھے ہیں انکا پابند رہے گا۔

سایئیگان ۱۳ ؍ نومبر ۔ فن فوجوں نے مرمانسک ریلوے لائن تک پونچ جانے کا دعوے کیا ہے ۔ اور اسطرح گویا مرمانسک کے لئے سخت خطرہ درپیش ہے۔

القدس ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ فن گورنمنٹ نے روس کے ساتھ صلح کر لینے کے متعلق امریکہ کی خواہش کو رد کر دیا ہے ۔ جرمنی کے نیم سرکاری اخبار نے لکھا ہے ۔ کہ اگر اس وجہ سے امریکہ نے فن لینڈ کے خلاف کوئی اقدام کیا ۔ تو جرمنی امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔

لنڈن ۔ ۱۳ ؍ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل پیٹان نے ½ ۱ لاکھ ریلوے کے ڈبے ہٹلر کے دباؤ ڈالنے پر جرمنی کے حوالے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی۔